رسولِ اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تقویم وتوقیت کے متعلق سیرت نگاروں کے نقطۂ نظر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

The views of biographers on the date of birth of the prophet Muhammad (peace be upon him): An investigative and critical review

Dr. Sibghatullah
Assistant Professor, HoD Islamiat, Govt. Degree National College, Karachi
excellentsam@ymail.com

Dr. Abdul Majid
Assistant Professor, Department of Quran o Sunnah, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi
dr.amajid1970@gmail.com

Dr. Amanullah
Assistant Professor, Department of Quran o Sunnah, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi
amanullah@fuuast.edu.pk

ABSTRACT

Life of noble prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him) is such a topic regarding which there are different quotes and different viewpoints of historians, scholars, biographers specially biographers of Seerah-tun-Nabi. This topic has always remained in discussions. Chronologically, such biographers are classified as (1) Primitive Writers (ii) Middle Age Writers (iii) Contemporary Writers. The opinions or the point of views of these Seerah writers, scholar and historian can be found in the books of Seerah, of the Holy Prophet (peace be upon him) and also in the books of Islamic history. In this discussion we have presented a brief and holistic viewpoint, based on arguments and historical facts. In this we have presented viewpoints and assessment of all three sorts of history writers. Since the motive of our discussion is to highlight the birth of noble prophet Muhammad (peace be upon him) hence argument of learned scholar, historian and biographers are quoted in connection to this topic.

Key Words: Muhammad, Molood, birth, Prophet, biography, Seerah

تمہید وتعارف

سرورِ کونین، رسالت مآب، ختم الرسل، مولائے کل، سید عرب وعجم، محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت اور سیرتِ پاک کے حوالہ سے ابتدائی طور پر مؤرخین وسیرت نگاروں کے تین مختلف طبقات ہیں جنہیں ہم متقدمین، متوسطین اور متاخرین کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ سیرت نگاروں کے ان تینوں طبقات کے مختلف نقطہ نظر، مختلف اقوال اور مختلف دلائل تاریخ کی روشنی میں ہمیں ملتے ہیں، جنہوں نے متعلقہ موضوع "ولادتِ باسعادت رسولِ اکرم ﷺ" کے حوالہ سے مختلف نقطہ ٔنظر کے ساتھ ہر فریق نے بھرپور اپنے اپنے دلائل پیش کئے چنانچہ، ان میں پہلا طبقہ جنہیں متقدمین سے تعبیر کیا گیا ہے، میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے ان کا نقطہ ٔنظر یہ رہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی صحیح تاریخ بارہ ربیع الاول ہے۔ جبکہ سوموار کے دن پر سب کا اتفاق ہے۔ اس طرح سیرت نگاروں کا دوسرا طبقہ جنہیں متوسطین سے تعبیر کیا گیا ہے، اس طبقہ کا یہ نقطہ ٔ نظر رہا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعات کی تاریخ نو یا آٹھ ربیع الاول ہے۔ جبکہ سیرت نگاروں کا تیسرا طبقہ جنہیں متاخرین سے موسوم کیا جاتا ہے، اس میں دنیائے عرب کے ساتھ دنیا کے دیگر خطوں سے وابستہ علما و محققین، مؤرخین اور سیرت نگاروں کا موقف اور نقطہ ٔنظر یہ ہے کہ ولادتِ باسعادت اور وصالِ نبوی ﷺ کی تاریخ ایک ہی ہے۔ یعنی بارہ ربیع الاول۔ یہ اپنی دلیل کو بطورِ استشہاد یہ پیش کرتے ہیں کہ مؤرخین اور سیرت نگار، رسول اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت یعنی مولودِ نبوی ﷺ اور وصالِ نبوی ﷺ کی تاریخ پر متفق ہیں اور اس کی ایک ہی تاریخ یعنی بارہ ربیع الاول ہے۔ آخر الذکر طبقہ کے حامل نقطہ ٔنظر رکھنے والوں نے جو دلائل پیش کئے، ان میں آپ ﷺ کی مبارک تاریخ ولادت باسعادت کے حوالہ سے حضرت سعید ابن مسیب ؒ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پیر کے دن صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے اور اس وقت ربیع الاول کی گیارہ راتیں گذر چکی تھیں (یعنی ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی) اور آپ ﷺ کی پیدائش ربیع کی فصل کے زمانے میں ہوئی، کسی شاعر نے اپنے شعر میں اس طرف یوں اشارہ کیا ہے:

يقول لنا لسان الحال منه
وقول الحق يعذب السميع

ترجمہ: "زبان حال ہمیں بتلا رہی ہے، اور سچی بات سننے والوں کو میٹھی لگتی ہے۔"

فوجهى الزمان و شهر وضعى
ربيع فى ربيع فى ربيع

ترجمہ:"میرا چہرہ اور میری پیدائش کا زمانہ اور میری پیدائش کا مہینہ چودھویں کے چاند کی طرح ہے فصل ربیع ہی میں ہے اور وہ ربیع الاول ہے۔"(۱)علامہ شامیؒ کہتے ہیں کہ اس پر (یعنی ربیع الاول کی بارہویں تاریخ پر) سیرت نگاروں کے ایک طبقہ کا اتفاق ہے اور اسی پر عمل ہے، مکہ مکرمہ میں جائے پیدائش پر اتفاق ہے، یہ بھی روایت ہے کہ (آپ ﷺ کی ولادت) دس ربیع الاول ہے اور اسے درست قرار دیا گیا ہے، اس کو درست قرار دینے والوں میں علامہ حافظ دمیاتیؒ بھی ہیں۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ ربیع الاول کی دو تاریخ کو آپ ﷺ کی ولادت ہوئی، ابن عبد البر اندلسی نے اسی روایت کو سب سے زیادہ معتبر قرار دیا ہے۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ ربیع الاول کی اٹھارہ تاریخ تھی، اس روایت کو ابن ابی شیبہؒ نے ذکر کیا ہے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ بارہ دن ربیع الاول کے باقی تھے۔علامہ شامیؒ کہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ صفر کے مہینے میں پیدا ہوئے، ایک روایت یہ بھی ہے آپ ﷺ کی ولادت ربیع الثانی میں ہوئی۔بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ولادت کے آثار رجب کے مہینے میں ظاہر ہوئے، اس بات کو ماننے کی صورت میں یہ مشہور قول درست ثابت ہو جائے گا کہ آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی (کیونکہ اس طرح ربیع الاول تک نو ماہ ہو جاتے ہیں)۔

قصیدہ ہمزیہ کے شاعر کا شعر ہے:

لیلۃ المولود الذی کان للدین مسرور بیومہٖ وازد ھاءُ

ترجمہ:"آپ ﷺ کی ولادت کی رات (یعنی پیدائش) جو دین اسلام کے لئے خوشی و مسرت تھی اور اس دن میں سرور و شادمانی تھی۔"

فھنیئا بہٖ لاٰ منۃ الفضل الذی شرفت بہٖ حواءُ

ترجمہ:"پس مبارک باد ہے حضرت آمنہ کی اس عظیم فضیلت پر جو ان کو آنحضرت ﷺ کی ولادت سے حاصل ہوئی ایسی فضیلت جو حضرت حوا کو بھی حاصل ہوئی (کیونکہ وہ تمام انسانوں کی ماں ہیں اس لئے یہ فضیلت ان کو بھی حاصل ہے)۔"

من لحواء انھا حملت احمد او انھا بہٖ نفسآءُ

ترجمہ:"مگر حضرت حوا کے لئے یہ کون کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کے حمل میں آئے اور ان کو آپ ﷺ کی ولادت کے آثار ظاہر ہوئے۔"

یوم تالت بوضعہٖ اینۃ وھب من فخار مالم تنلۃ النساءُ

ترجمہ: ''وہ شرف اور اعزاز جو حضرت آمنہ کو آنحضرت ﷺ کی ولادت سے حاصل ہوا ایسا ہے جو دوسری کسی خاتون کو حاصل نہیں ہوسکا۔''

رسولِ اکرم ﷺ کا سنِ ولادت:

جہاں تک آپ ﷺ کی ولادت کے سال کا تعلق ہے اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ہوئی۔ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، عام الفیل سے مراد وہ سال ہے جس میں ابرہہ کے ہاتھیوں نے لشکر کے ساتھ بیت اللہ شریف پر حملہ کیا تھا) عربی میں عام سال کو کہتے ہیں اور فیل ہاتھی کو چناچہ عام الفیل سے مراد ہاتھیوں والا سال مشہور ہو گیا اور عرب اس اہم واقعہ سے تاریخوں کا حساب کرنے لگے جیسا کہ بیان ہو چکا، اور آپ ﷺ کی ولادت کا حساب بھی اسی اہم واقعہ اور سال یعنی عام الفیل سے لگایا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہی روایت ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت واقعہ عام الفیل کے پچاس دن بعد ہوئی۔ علامہ سہیلیؒ کا یہی قول ہے۔ پھر علامہ شامیؒ کہتے ہیں کہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ پچپن دن کے بعد آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی۔ ایک روایت میں واقعہ فیل کے چالیس دن بعد کا ذکر ہے۔ (۲)

مولودِ نبوی ﷺ کی تاریخ وتقویم، مختصر تجزیہ

جب بی بی آمنہ کے استقرارِ حمل کو چاند کے حساب سے پورے نو مہینے ہو گئے تو حضور ﷺ بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن فجر کے وقت کے ابھی بعض ستارے آسمان پر نظر آرہے تھے آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ بدن بالکل پاکیزہ اور تیز بُو کستوری کی طرح خوشبودار، مختون پیدا ہوئے۔ ناف بریدہ، چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند نورانی۔ آنکھیں قدرت الٰہی سے سرمگیں۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں تھی۔ (۳)

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا   دعائے خلیل نوید مسیحا.

دوشنبہ (پیر) کا دن تھا اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی کہ حضرت آمنہ کے یہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ نومولود بہت حسین و جمیل تھا، چاند بھی اس کے سامنے پھیکا تھا۔ (۴) بارہ ربیع الاول بمطابق بیس (20) اگست 570ء بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضور انور ﷺ جلوہ افروز ہوئے۔ اسی سال عام الفیل کا واقعہ پیش آیا تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت مکہ میں مقام سوق الیل کے اس مکان میں

ہوئی تھی جو حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی کا مکان کہلاتا ہے، اس سے قبل یہ مکان عقیل ابن ابی طالب کی ملکیت تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی والدہ شفاء کے ہاتھوں ہوئی کہ وہی آپ کی دایہ تھی۔ عبد المطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ نام کیونکر رکھا کہ قبل اس کے یہ نام کسی کا نہیں تھا۔ فرمایا، میں نے یہ نام اس لئے رکھا کہ مجھے امید ہے کہ اہل زمیں ہمیشہ اس بچہ کی مدح و ثناء کریں گے۔(۵) نبی آخر الزماں ﷺ، نور مجسم، یہ در یتیم بارہ ربیع الاول کو عام الفیل کے چالیس یا پچپن دن بعد دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت حضرت آمنہ کی آغوشِ مبارک میں عالم کے لئے رحمت بن کر جلوہ گر ہوئے۔ بعض سیرت نگاروں نے نو، بعض نے دو، بعض نے سترہ ربیع الاول بھی اپنے حساب سے تاریخ ولادت شمار کی ہے۔ آج بھی مروجہ طور پر بارہ ربیع الاول کو یومِ ولادت کے طور پر منایا جاتا ہے تاہم یہ حتمی تاریخ نہیں بلکہ جیساکہ ہم ذکر کر چکے ہیں اس حوالے سے سیرت نگاروں کے تینوں طبقات یعنی متقدمین ،متوسطین اور متاخرین نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی تقویم و تاریخ کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں۔(۶)

چند یادگار تاریخیں؛ ولادت؛ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ بارہ (12) ربیع الاول سنہ 53 قبل ہجرۃ حسب حساب کبیسہ (مکی کلینڈر) مطابق نو (9) دسمبر 569ء، موافق بیس (20) نیسان 8232 سنہ، خلیقہ (یہودی) بیس (20) نیسان سنہ 882 سکندری۔(۷)

پیدائش؛ حضرت آمنہ بنت وہب کے ہاں مکہ میں ہجرت سے 53 سال قبل سوموار بارہ (12) ربیع الاول، مطابق سترہ (17) جون 569ء کو امام الانبیاء سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔(۸)

ضاء ت لمولده الافاق واتصلت بشریٰ الهواتف فی الاشراق والطفل

رسول ڪريم جي ولادت سان زمين۽آسمان جون چارئي ڪنڊون روشن ٿي ويون،۽هرطرف مشرق توڙي مغرب ۾ اها هاتفي بشارت پهچڻ لڳي ته خدا جي نبيءَ جي ولادت ظهور پذير ٿي. رسول ڪريم جو ظهور اقدس، مڪي معظم ۾ 12 ربيع الاول عام الفيل واري سال 570ع، سومرجي ڏينهن سندس والد ماجد حضرت عبد الله جي گهر ۾ ٿيو. هي اهو ئي گهر هو جيڪو اڳتي هلي رسول ڪريم پنهنجي سوٽ عقيل ابن ابي طالب کي ڏنو هوجنهن کي حجاج بن يوسف جي ڀاءُ محمد بن يوسف خريد ڪيو هو، جنهن ڪري ان گهر تي نالو ئي اهو پئجي ويو هو،داراين يوسف، يعني ابن يوسف جو گهر.رسول ڪريم پنهنجي زبان حال

سان هڪ حقي ڳالھ ٻڌائي رهيا آهن، جيڪا ٻڌڻ وارن لاءِ ڏاڍي سٺي خبرآهي ته،منهنجو منهن مبارڪ ربيع، يعني درخشنده،مون واروزمانوربيع،يعني رونق پريو،منهنجي پيدائش وارو زمانو ربيع، يعني موسم بهار ربيع الاول آهي.(٩)

چناں چہ، تاریخِ ولادت کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کی سترہ تاریخ کو پیدا ہوئے، ایک روایت آٹھ ربیع الاول کی بھی ہے۔ ابن دحیہؒ کہتے ہیں کہ روایت (یعنی آٹھ ربیع الاول کی) صحیح ہے دوسری کوئی صحیح نہیں ہے، مؤرخین اس روایت پر متفق ہیں۔ علامہ قطب الدین قسطلانیؒ (اس روایت کے متعلق) کہتے ہیں کہ اکثر محدثینؒ نے اس پر اتفاق کیا ہے، مثلاً حمیدیؒ

اور ان کے استاد ابنِ حزمؒ نے دس ربیع الاول کی تاریخ پر مؤرخین نے اتفاق ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن دوشنبہ تھا اور تاریخِ ولادت میں مؤرخین وسیرت نگاروں کا اختلاف ہے جو کہ آٹھ یا بارہ ربیع الاول تھی جبکہ ماہِ ربیع الاول پر جمہورِ مؤرخین اور سیرت نگاروں کا اتفاق ہے، سنہ عام الفیل تھا۔ ولادت مبارکہ بقولِ سہیلیؒ عام الفیل کے پچاس دن بعد اور بقول دمیاتیؒ پچپن دن بعد ہے۔ وقتِ ولادت طلوعِ فجر صبح صادق تھا۔

وكان مولدهُ ايضاً و نقلتهُ　　　　لیوم الاثنين هٰذا الامرمعتبرُ

ترجمہ: "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ اور وفات شریفہ دوشنبہ کے روز ہوئی اور یہ امر معتبر ہے۔" (۱۰)

سرورِ عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن روز کے بعد بتاریخ آٹھ ربیع الاول یوم دوشنبہ مطابق ماہِ اپریل 570 عیسوی مکہ مکرمہ میں صبح صادق کے وقت ابو طالب کے مکان میں ہوئی۔ ولادت باسعادت کی تاریخ میں مشہور قول تو یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی، لیکن بعض سیرت نگاروں اور مورخین کے نزدیک مختار قول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت آٹھ ربیع الاول کو ہوئی۔ (۱۱) عبد اللہ ابن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی یہی منقول ہے، اس قول کو علامہ قسطلانیؒ نے اختیار کیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے زمین پر اترنے کے چھ ہزار ایک سو تیرہ سال بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد 29 اگست، 570ع کو پیر کے روز صبح صادق کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمِ آب وگل میں جلوہ افروز ہوئے۔ جبکہ ایک

قول جسے مؤرخین کا ایک طبقہ اپنے تئیں راجح قرار دیتا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت آٹھ ربیع الاول کو ہوئی۔ بارہ ربیع الاول کی روایت اگرچہ مشہور ہے لیکن جمہور مؤرخین اور سیرت نگاروں کی رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخ کے تعین کے حوالے سے مختلف اقوال ہیں جبکہ عامۃ الناس میں مشہور بارہ ربیع الاول ولادت کی تاریخ ہے، تاہم آپ ﷺ کے وصال کی حتمی تاریخ بارہ ربیع الاول یقینی ہے۔ (۱۲) نبی اکرم ﷺ کا ددھیال اور ننھیال خطۂ عرب کے بہترین قبائل میں سے تھا۔

علامہ شبلی نعمانی کا ولادت باسعادت کے حوالے سے محتاط قول اور نقطۂ نظر: اردو زبان وادب کے معروف سیرت نگار علامہ سبلی نعمانی نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے جمہور مؤرخین اور سیرت نگاروں کا جو راجح قول قرار دیا ہے اس بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی حتمی تاریخ جو علمِ فلکیات وریاضی اور تقویم و تاریخ کے ماہرین نے پوری احتیاط سے نقل کی ہے وہ نو ربیع الاول ہے علامہ شبلی نعمانی اپنے مؤقف اور نقطۂ نظر کی تائید میں معروف مصری ہیئت دان اور ماہرِ فلکیات محمود پاشا مصری فلکی کا رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخ وتقویم کے حوالے سے انتہائی محتاط اور حتمی تجزیہ نقل کیا ہے جو یہ ہے مشہور مصری فلکی ماہر وعالم ”محمود فلکی پاشا المتوفی ۱۳۰۲ھ“ نے اپنی کتاب جو فرانسیسی زبان میں لکھی گئی ”التقویم العرب قبل الاسلام وتاریخ میلاد الرسولؐ وہجرتہ“ جس کا عربی ترجمہ علامہ احمد زکی پاشا المتوفی ۱۳۵۳ھ نے نتائج الافہام فی تقویم العرب قبل الاسلام وفی تحقیق مولود النبی ﷺ وعمرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے کیا ہے میں مشرق ومغرب کے کئی مشہور ماہرینِ فلکیات وریاضی کی آراء واقوال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۹، ربیع الاول بروز دوشنبہ بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو ہوئی ”محمود فلکی پاشا“ کے استدلال کئی صفحات پر محیط ہیں۔ جن کا خلاصہ کچھ یوں نکلتا ہے:

۱۔ صحیح بخاری (ابواب الکسوف، باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس) کی حدیث کے مطابق آپ ﷺ کے چھوٹی عمر میں دارِ فانی سے کوچ کر جانے والے صاحبزادے ”حضرت ابراہیمؓ“ کے انتقال کے وقت سورج گہن لگا تھا اور یہ سن ۱۰ھ کا واقعہ ہے کہ جس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کا تریسٹھواں سال تھا۔ (۱۳)

۲۔ علم ریاضی کے قواعد کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰ھ کا سورج گہن ۷۰ جنوری ۶۳۲ عیسوی کو آٹھ بج کر ۳۰ منٹ لگا تھا۔

۳۔ علم ریاضی کے اس قاعدے کے مطابق اگر ۶۳ قمری سال پیچھے جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت مبارک کا سال ۵۷۱ع ہوا اور علم فلکیات کی رو سے ربیع الاول کی پہلی تاریخ ۱۲ اپریل ۵۷۱ع کو بنتی ہے۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخوں میں اختلاف تو ضرور ہے لیکن یہ بات متفقہ ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور دوشنبہ کا دن تھا اور تاریخ ۸ ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک کے درمیان کی کوئی تھی۔"(۱۴)

۵۔ مختصر یہ کہ: ماہ ربیع الاول کی ذکر کردہ ان مذکورہ بالا تاریخوں میں دوشنبہ کا دن صرف ۹ ربیع الاول کو ہی آتا ہے۔ اس حساب سے تاریخِ ولادتِ باسعادت ۲۰ اپریل ۵۷۱ع کو قطعی ہے لہٰذا ماہر فلکیات محمود فلکی پاشا کی تحقیق کے مطابق حتمی تاریخ ولادت باسعادت ۹ ربیع الاول بروز پیر بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی بوقتِ صبح صادق چار بج کر چالیس منٹ پر حتمی ہے۔

خلاصہ بحث

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تقویم وتوقیط اور حتمی تاریخ کے حوالے سے یہ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ سیرت نگاروں کے تینوں طبقات یعنی متقدمین، متوسطین اور متاخرین نیز جمور مؤرخین اور سیرت نگار حتمی تقویم وتوقیط کے حوالے سے مختلف رائے اپنا مؤقف اور نقطۂ نظر رکھتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوا کہ سیرت نگاروں اور مؤرخین کا اس بارے میں آغاز ہی سے اختلاف رہا ہے چناچہ، محدثین مؤرخین اور جمہور سیرت نگار اس بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں ربیع الاول کی آٹھ، نو، دس اور بارہ ربیع الاول کے بارے میں مختلف اقوال اور مؤرخین و سیرت نگاروں نے اس بارے میں اپنے دلائل اور تجزیہ بھرپور انداز میں پیش کیا ہے ہماری تحقیق کے مطابق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخ کا تعین محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں کے ایک بڑے طبقے نے اپنے مؤقف میں اس نقطۂ نظر کا اظہار کیا ہے کہ آثار، دلائل اور قرائین اس امر کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی محتاط تاریخ نو ربیع الاول

ہے۔ محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں کے اس مؤقف کے بارے میں معروف سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی ﷺ میں جو محتاط قول نقل کیا ہے اس کی تائید میں انہوں نے مشہور ماہرِ فلکیات محمود فلکی پاشا کا جامع اور مدلل تجزیہ پیش کیا ہے جو تقویم و توقیط کے حوالے سے اس مؤقف کی تائید کرتا نظر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی حتمی اور محتاط تاریخ نو ربیع الاول ہے۔ اور اسی کو علم التقویم اور علمِ فلکیات سے بھرپور تائید ملتی ہے۔ پیشِ نظر تحقیقی مقالہ میں محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں کے رسول اللہ ﷺ کے ولادت باسعادت کی تاریخ و تقویم کے حوالے سے مختلف اقوال اور نقطۂ نظر پیش کیے گئے ہیں جس سے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ پاک کے اہم باب میلاد النبی ؐیعنی آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے تاریخ و تقویم میں بھرپور مدد ملتی ہے، یہ موضوع اپنے لحاظ سے سیرت نگاری کے باب میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱ قاسمی، محمد اسلم، سیرت حلبیہ (اردو ترجمہ)، دار الاشاعت کراچی، مئی 2009ء، ص192

1. Qasmi, Muhammad Aslam, Seerat Halbiyah (Urdu Translation0, Karachi: Darul Ishaat, May 2009, p.192.

۲ ایضاً، ص197، 196

2. Ibid, p. 196, 197.

۳ توکلی، نور بخش، سیرت رسول عربی ﷺ، لاہور: تاج کمپنی، 1357ھ، ص43

3.Tawakkali, Noor Box, Seerat Rasool Arbi salAllah o alihay wasallam, Lahore: Taj Company, 1357h, p.43.

۴ سبحانی، محمد عنایت اللہ۔ محمد عربی ﷺ، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، اپریل 2017ء، ص23

4. Subhani, Muhammad Inayat. Muhammad Arbi salAllah o alihay wasallam, Lahore: Islamic publications, 2017, p.23.

۵ قدوسی، محمد عادل، مولوی؛ محمد رسول اللہ ﷺ، کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، س ن د، ص30

5. Quddosi, Muhammad Aadil. Muhammad Rasool Allah salAllah o alihay wasallam, Karachi: Taj Company Ltd, n.d. p.30.

۶ بلگرامی، حامد حسن، ڈاکٹر؛ نور مبین ﷺ، کراچی، فیروز سنز، 1412ھ، ص182

6. Bilgarami, Hamid Hasan. Noor Mubeen salAllah o alihay wasallam, Karachi: Feeroz Sons, 1412, p.182.

۷ ہاشمی، عبد القدوس، مولانا، تقویم تاریخی، (قاموس تاریخی) اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، 1385ھ، ص، خ

7. Hashmi, Abdul Quddos. Taqweem Tareekhi. Islamabad: Idarah Tehteeqat e Islami, 1385.

۸ خالد پرویز، پروفیسر، "پیغمبر اسلام ﷺ" (ڈاکٹر حمید اللہ)، فرانسیسی سے اردو ترجمہ، لاہور بیکن بکس، 2005ء، ص50

8. Khalid Perveez. Peghamber e Islam salAllah o alihay wasallam. (Dr. hameed ullah), Urdu translation from French, Lahore: Beacon Books, 2005, p.50.

۹ راہو، علی محمد؛ احمد رسول کریم ﷺ، (بلسان سندھی سہل) کراچی، وفائی پرنٹنگ پریس، ذیقعد 1396ھ، ص178

9. Rahu, Ali Muhammad, Ahmed Rasool Kareem salAllah o alihay wasallam, (Bilsan Sindhi Sahal), Karachi: Wafai printing press, 1396, p.178

۱۰ ایضاً، سیرت حلبیہ (اردو ترجمہ) کراچی، دار الاشاعت، مئی 2009ء، ص192

10. Qasmi, Muhammad Aslam. Seerat Halbiyah

۱۱ تھانوی، اشرف علی، مولانا؛ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، 1397ھ، ص36، 37

11. Thanvi, Ashraf Ali. Nashar al-Tayyab fi Zikr an-Nabi al-Habib salAllah o alihay wasallam, Karachi: H. M. Saeed Company, 1397, p.36-37.

۱۲ کاندھلوی، مولانا محمد ادریس؛ سیرت المصطفیٰ ﷺ، کراچی، ادارہ المعارف، ذیقعد 1433ھ، ص ۱۱۰

12. Kandhalvi, Muhammad Idrees. Seerat al-Mustafa salAllah o alihay wasallam, Karachi: Idara al-Maarif, 1433, p.110.

۱۳ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، کراچی، دارالاشاعت مطبوعہ ۱۹۸۴ء جلد اول، ص ۱۰۸ نیز مزید دیکھیں: محمود پاشا فلکی مصری التقویم العرب قبل الاسلام، نتائج الافہام فی تقویم العرب قبل الاسلام احمد زکی پاشا۔

13. Shibli Naumani, Seerat al-Nabi salAllah o alihay wasallam, Karachi: darul Ishaat, Vol. 1, 1984; See, Mahmood Pasha Falki Misri al-TAqweem al-Arab Qabal Islam, Nataej Ifham fi Taqweem al-Arab Qabal Islam, Ahmed Zaki Pasha

۱۴ ایضاً محولہ بالا

14. Ibid